مدینۃ المسیح

قادیان ۵ ماہ وفا ۱۳۲۲ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق رپورٹ صہ ۲ پر ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی صحت خدا کے فضل و کرم اچھی ہے۔ الحمدللہ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ حاجی غلام احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کریام ۳ ماہ وفا کی شام کو فوت ہو گئے۔ جنازہ آج صبح بذریعہ لاری یہاں لایا گیا۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں دفن ہوئے۔ احباب بلندئ درجات کی دعا فرمائیں ٭

جلد ۳۱ | ۶ ماہ وفا ۱۳۲۲ ھش | ۳ رجب ۱۳۶۲ ھ | ۶ جولائی ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۵۷

روزنامہ الفضل قادیان ۳ رجب ۱۳۶۲ھ

تبلیغی اداروں کا قیام اور مسلمان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مذہبی دنیا میں جو عام بیداری پیدا کی۔ اس کا نتیجہ ہے کہ بعض لوگ ایسے نظر آنے لگے ہیں۔ جو مسلمانوں کو قرآن اور اسلام کی طرف لانے کی خواہش کا اظہار کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی تحریرات کو پڑھکر ان کی حالت پر بہت رحم آتا ہے۔ ان کی مثال بالکل اس شخص کی ہے۔ جو مدتوں ایک تیرہ و تار کوٹھڑی میں محبوس رہنے کے بعد اپنے دل میں آزادی کی اُمنگ محسوس کرتا ہے۔ مگر اس احساس کے باوجود آزاد فضا میں پہنچنے کی کوئی راہ نہیں پاتا۔ اور اسی اندھیرے میں ٹامک ٹوئیے مار کر رہ جاتا ہے۔

معزز معاصر احسان اس سے قبل بھی یہ تحریک کر چکا ہے۔ اور اب پھر ۳ جولائی کی اشاعت میں اس نے بڑے زور کے ساتھ مسلمانوں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ "علمائے کرام اپنے اپنے علیحدہ گروہوں کو چھوڑ کر تبلیغ اسلام کی توجہ کریں۔ ...... فی الحال پاکستان کے مرکز لاہور میں اگر اس قسم کا تبلیغی ادارہ قائم کیا جائے جس میں مسلمانوں کی تمام مذہبی ضروریات پوری کیجائیں تو یہ اس صدی کا سب سے بڑا کارنامہ ہوگا" اور کہ "مذہبی تعلیم اور صحیح قرآنی ادراک کے لئے، ایک ادارہ قائم کیا جائے" معاصر احسان کی اس تحریک پر پٹی کے قرشی صاحب نے یہ اضافہ کیا ہے کہ "اسی ادارہ کے ماتحت تبلیغی لائبریری۔ مرکزی تبلیغی چھاپہ خانہ۔ بیت المال وغیرہ بھی بنائے جائیں"۔ اور اس کے لئے انہوں نے سیرت کمیٹی کا ۳۵ ہزار روپیہ کا سرمایہ بھی پیش کرنے کا اعلان کر دیا ہے

ہمیں ایسی تحریرات پڑھکر ہمیشہ حیرت ہوتی ہے۔ کہ ایسے تعلیم یافتہ، جہاں دیدہ اور صاحب فہم لوگ ایسی تجاویز کو ممکن العمل کس طرح خیال کر لیتے ہیں اور ان کے دماغ میں یہ بات کس طرح آسکتی ہے۔ کہ ایسا ہو بھی سکتا ہے کہ "علمائے کرام اپنے اپنے علیحدہ گروہوں کو چھوڑ دیں۔ یہ ایک ایسا خیال ہے جو" علمائے کرام کی ذہنیتوں سے معمولی آگاہی رکھنے والے کے دماغ میں کبھی نہیں آسکتا۔ یہ علمائے کرام جن کے بازار کی گرمی کا انحصار ہی مسلمانوں کے علیحدہ علیحدہ گروہ ہونے پر ہے۔ معاصر احسان کے مقالات سے متاثر ہو کر راہ راست پر آجائیں گے۔ یہ خوش فہمی کی افسوسناک مثال ہے۔ اور پھر مسلمان مل کر بیت المال۔ چھاپے خانے اور تبلیغی مراکز قائم کر دینگے یہ کرنے کیلئے تو یہ باتیں بہت اچھی ہیں اور دل کو خوش کرنے کے لئے یہ خیالات بہت عمدہ ہیں۔ مگر عملی میدان میں انکی حقیقت ہوائی قلعوں سے زیادہ نہیں۔

معاصر احسان اور اسلامی جماعتیں قائم کرنیوالے لوگ اگر یہ سب کچھ سنجیدگی سے کہتے ہیں۔ تو ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ وہ بہت سادہ لوح اور بھولے بھالے ہیں۔ مسلمانوں کی حالت ان کے سامنے ہے۔ اور انکی قومی و اجتماعی زندگی کا حال کسی سے پوشیدہ نہیں پھر ایسی بات کرتے وقت وہ کس طرح یہ سمجھ لیتے ہیں کہ ایسا ہو بھی جائیگا۔ آخر انکی طرف سے ایک تجویز پیش ہو جانے یا تحریر چھپ جانے سے مسلمانوں کی ذہنیتوں میں کونسا ایسا انقلاب آجائیگا۔ کہ جو کچھ وہ اب تک نہیں کر سکے۔ کر گذریں گے۔

ایسے بھائیوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ انکے خیالات بہت اچھے۔ بہت قابل قدر اور بہت قیمتی ہیں لیکن ان کے عملی جامہ پہننے کیلئے یہ امر اشد ضروری ہے۔ کہ کوئی ایسا انسان ہو جسے علماء اپنے جیسا ایک عالم فلسفی اپنے جیسا ایک فلاسفر۔ فقہاء اپنے جیسا فقیہہ اور عابد و زاہد اپنے جیسا ایک عبادت گذار انسان ہی نہ سمجھیں۔ بلکہ اس کے اندر کوئی غیر معمولی چیز محسوس کریں۔ ایک خاص امتیاز اس میں اور دوسرے لوگوں میں نظر آئے۔ اور اسکے اندر کوئی ایسا کمال دکھائی دے جو دوسروں میں موجود نہ ہو۔ اور پھر وہی خوبیاں اس کے ماننے والوں اور اسکے نقش قدم پر چلنے والوں میں بھی پیدا ہوتی ہوئی نظر آئیں۔ اور ظاہر ہے کہ ایسا انسان مامور من اللہ ہی ہو سکتا ہے۔ جسے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہو۔ جو الٰہی قرب کے نشانات دکھا سکے۔ اور اپنی قوت قدسیہ اور اعجاز نمائی کا۔ نیک نیت اور خدا ترس لوگوں کو قائل کر سکے۔ ایسے ہی انسان کے ہاتھ پر جمع ہو کر باہمی اختلافات کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ اس کے سوا کوئی صورت نہیں۔

اور یہ امر موجب اطمینان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں مسلمانوں کیلئے اس کا انتظام کر بھی دیا ہے۔ اور بعض دردمند مسلمان جو خواب دیکھ رہے ہیں۔ ان کا صحیح خاکہ جماعت احمدیہ اپنے عمل سے پیش بھی کر رہی ہے۔ پھر سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ایسے لوگ ادھر اُدھر کیوں بھٹکتے پھر رہے ہیں۔ جب وہی کچھ موجود ہے جو وہ چاہتے ہیں۔ تو کیوں

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاعات

(۱) ڈلہوزی ۳ر جولائی آج شام کے سوا پانچ بجے جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے حضور کی صحت کے متعلق حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال کیا۔

یکم و ۲ جولائی کی درمیانی شب حضور نے کھانسی کے نئے حملہ کی وجہ سے بے چینی سے گزاری۔ کل (۲ جولائی) کو بھی حضور کو ٹمپریچر رہا۔ جو شام کے قریب ۹۹.۵ تک بڑھ گیا۔ گزشتہ شب بھی بخار اور کھانسی کی تکلیف کی وجہ سے بے چینی سے گزری۔ آج صبح (۳ جولائی) کو ٹمپریچر ۹۸.۶ ہے۔

(۲) ڈلہوزی ۴ جولائی۔ آج پونے ۷ بجے شام منشی رمضان علی صاحب نے حضور کی صحت کے متعلق حسب ذیل اطلاع بذریعہ فون دی۔

کل شام (۳ جولائی) کو بخار زیادہ نہیں ہوا۔ دس بجے شام کو حرارت ۹۹.۶ تھی۔ اور اس وقت طبیعت بھی اچھی تھی۔ آج رات کو پہلے وقت میں کھانسی اٹھی۔ بقیہ حصہ شب میں نسبتاً اچھی ہو گئی۔ اور پھر کھانسی بھی نہیں اٹھی۔ آج ۹ بجے صبح درجہ حرارت ۹۷.۸ تھا عام طبیعت اچھی ہے۔

(۳) ڈلہوزی ۴ جولائی۔ گیارہ بجے شب کو فون پر اطلاع ملی۔ کہ آج ۴ جولائی کو شام کے وقت پہلی دفعہ حضور کا درجہ حرارت نارمل ہوا ہے۔ الحمد للہ

(۴) ڈلہوزی ۵ر جولائی۔ آج صبح نو بجے حضور کی صحت کے متعلق بذریعہ فون یہ اطلاع ملی کہ آج صبح حضور کا ٹمپریچر ۹۷.۲ ہے۔ آج رات حضور کو نیند اچھی طرح آگئی احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

مجالس خدام الاحمدیہ کو ضروری ہدایات

بعض مجالس خدام الاحمدیہ کے ضروری کاغذات بعض عہدہ داران دفتر مرکزیہ کو بھجواتے ہیں۔ جن کے ضائع ہو جانے کا یا دیر سے پہونچنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ عہدیداران مجلس کو یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جن اشخاص کے ہاتھ وہ ایسے کاغذات بھجواتے ہیں۔ وہ بعض دفعہ غیر ذمہ واری کی وجہ سے اور بعض دفعہ اپنی عدیم الفرصتی یا حافظہ کی کمزوری کی وجہ سے یا تو کاغذات پہونچاتے ہی نہیں۔ یا اتنی دیر سے پہونچاتے ہیں۔ کہ مجلس کا کام خراب ہو جاتا ہے۔ اس لئے تمام عہدہ داران کو یہ امر ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ کہ ایسے کاغذات کی ذمہ داری اس عہدہ دار پر ہوگی۔ جو ان کو بھجوائے گا۔ اور اگر اس طریق سے کام میں کوئی نقص پیدا ہوا۔ تو ایسے عہدیدار قابل تعزیر بھی ہوں گے۔

خاکسار۔ معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ نئی تعمیر کردہ عمارت میں

احباب جماعت کے لئے بالعموم اور خدام الاحمدیہ کے لئے بالخصوص یہ خبر خوشی کا باعث ہوگی۔ کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے یکم ماہ وفا ۱۳۲۳ ہش سے اپنی نئی تعمیر کردہ عمارت میں اپنے دفتر کو منتقل کر لیا ہے۔ مجلس مرکزیہ دیر سے کوشاں تھی۔ کہ خدام الاحمدیہ کی ملکیت میں ایک دفتر تعمیر ہو جائے۔ چنانچہ اب اس کا سامنے کا حصہ جس میں چار کمرے ہیں مکمل ہو گیا ہے۔ اور دفتر باقاعدہ طور پر وہاں منتقل کر دیا گیا ہے۔ ہم خدام کو اس کامیابی پر مبارکباد دیتے ہیں۔ اور ان کے لئے خدمت دین کے اعلیٰ ترین مواقع مہیا ہونے کے لئے دعا کرتے ہیں۔

احمدی خاتون کی تدفین میں روکاوٹ ڈالنے والوں کو سزا

شیموگہ (علاقہ میسور) میں عبدالرزاق صاحب احمدی کی اہلیہ کا انتقال ڈیڑھ سال پیشتر ہوا تھا۔ عبدالرزاق صاحب کے احمدی ہونے کی وجہ سے بعض حنفیوں نے میت کو اپنے قبرستان میں دفن ہونے سے روک دیا۔ عبدالرزاق صاحب نے حنفیوں کے پانچ لیڈروں پر زیر دفعہ ۲۹۷ x ۱۴۳ عدالت میں مقدمہ دائر کیا ہوا تھا۔ جس کا اب فیصلہ ہوا ہے۔ اور ان پانچوں کو دو دو ماہ قید کی سزا دی گئی ہے۔ (نامہ نگار)

ویرووال ضلع امرتسر میں جلسہ

۱۰۔ ۱۱ جولائی ۱۹۴۴ء کو جماعت ویرووال ضلع امرتسر کا تبلیغی جلسہ منعقد ہو گا۔ احباب جماعت ویرووال کی خواہش ہے۔ کہ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوں۔ مرکز سے علماء کرام بھیجے جائیں گے۔ ناظر دعوت و تبلیغ

مبلغین کلاس پاس نوجوانوں کی ضرورت

چند ایسے نوجوانوں کی بطور مبلغ ضرورت ہے۔ جو جامعہ احمدیہ کی مبلغین کلاس پاس ہوں تبلیغ کے کام میں دلچسپی رکھتے ہوں مستعد اور تندرست ہوں۔ درخواستیں ۱۴ جولائی تک مفصل کوائف کے ساتھ میرے نام آنی چاہئیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

درخواست ہائے دعا

(۱) گزشتہ پرچہ میں جناب ڈاکٹر شیخ عبداللطیف صاحب دہلی کی تشویشناک علالت کی خبر دی جا چکی ہے۔ بعد کی اطلاعات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ آپ تاحال بیمار ہیں۔ اگرچہ مرض کی شدت میں قدرے افاقہ ہے۔ احباب موصوف کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (۲) جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کی علالت کی خبر بھی پہلے دی جا چکی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ مولوی صاحب موصوف کا بخار تو قریباً ٹوٹ چکا ہے۔ مگر ضعف بہت ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے بھی دعا کریں۔

"کیا آپ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک غلہ برائے غربا میں حصہ لے چکے ہیں؟"

18

مشرقی افریقہ میں تبلیغ احمدیت

سواحیلی زبان میں ترجمہ قرآن مجید کی تکمیل

تحریری کام

سابقہ رپورٹ میں یہ لکھ چکا ہوں کہ قرآن مجید کا ترجمہ سواحیلی زبان میں ۲۷ پاروں تک کیا جا چکا ہے۔ اس عرصۂ زیر رپورٹ میں ۳ مئی ۱۹۴۳ء تک خدا تعالیٰ کے فضل و رحم اور اس کی دی ہوئی توفیق سے مزید تین پاروں کا ترجمہ کر کے ۳۰ پاروں کا ترجمہ مکمل ہو گیا۔ والحمد للہ علیٰ ذالک

سواحیلی زبان مشرقی افریقہ کے کثیر حصہ میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ اور جو اردو زبان کو ہندوستان میں حیثیت حاصل ہے۔ وہی سواحیلی کو مشرقی افریقہ میں زنجبار کی سواحیلی کو ٹکسالی سواحیلی خیال کیا جاتا ہے۔ اور اس کو مقامی حکومت زیادہ سے زیادہ ترویج دے رہی ہے۔ اور اس غرض کے لئے انٹر ٹیریٹوریل لینگوج کمیٹی برائے سواحیلی مقرر ہے۔ جس کا کام یہ ہے کہ سواحیلی زبان کو مختلف طریقوں سے ترقی دے۔ سواحیلی لٹریچر میں مفید اضافہ کرے۔ اور سواحیلی میں جس قدر کتب و مضامین لکھے جائیں۔ ان کا خیال رکھے۔ کہ وہ سٹنڈرڈ سواحیلی ہو پندرہ پاروں کا ترجمہ اس کمیٹی کو بھیجا گیا تھا۔ ایک سال کے بعد اس کمیٹی کے ریڈروں نے اس مسودہ کو پڑھ کر اپنی تجاویز اور ترجمہ کے متعلق رائے دی۔ اور لکھا کہ بحیثیت مجموعی ترجمہ ہو چکا ہے۔ اب بقیہ پندرہ پاروں کے ترجمہ کو ٹائپ کروا کر اس کمیٹی کو روانہ کیا گیا ہے۔ جس نے اپنے ریڈروں کو تبصرہ کے لئے بھیجدیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس ترجمہ کو بابرکت کرے۔ اور اسلام و سلسلہ کی اشاعت کا باعث ہو۔ آمین

ایک سواحیلی میں تبلیغی مضمون "کیا آئمہ اربعہ ہی امام ہیں؟" ہمارے احمدی دوست امری عبیدی نے لکھا۔ جسے خاکسار نے نظر ثانی کر کے درست کیا۔ اور پریس میں بغرض طباعت بھجوایا گیا بعض دیگر سواحیلی مضامین کے مسودات کو بھی درست کیا گیا۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ۸۰ خطوط لکھے گئے جو افریقن نو احمدیوں کی تعلیم و تربیت اور سلسلہ کے دیگر امور کی سرانجام دہی اور نظارتوں کی ہدایات کی تعمیل میں تھے۔

نشر و اشاعت

عرصہ زیر رپورٹ میں فلسطین سے عربی اشتہار "نداء المنادی" جس میں شیخ محمود شلتوت آف ازہر کا مضمون وفات مسیح شائع ہوا ہے تین سو کی تعداد میں منگوایا گیا۔ اور زنجبار ممباسہ۔ دار السلام اور کمپالہ عربوں میں تقسیم کے لئے روانہ کیا گیا۔ اسی طرح رسالہ "البشریٰ" کے ایک درجن پرچے بھی فلسطین سے منگوائے جاتے ہیں۔ جو ممباسہ اور زنجبار اور ٹبورا عربوں میں تقسیم ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں بارہ غیر احمدیوں کے نام الفضل کا خطبہ نمبر بھی اس عرصہ میں قادیان سے براہ راست بھجوایا جاتا رہا۔ سن رائز بھی افریقن تعلیم یافتہ لوگوں میں تقسیم کیا گیا۔ سواحیلی اشتہارات۔ النبوۃ فی الاسلام۔ الانذار۔ جواب کلمۃ الحق۔ افریقن غیر احمدیوں میں تقسیم کئے گئے۔ یوگنڈا کے علاقہ میں بعض معززین کو تحفۃً ویلز انگریزی اور اسلام و غلامی کتب مطالعہ کے لئے دی گئیں ۞

سیرت النبی کے جلسے

عرصہ زیر رپورٹ میں ممباسہ اور نیروبی میں سیرۃ النبی کے جلسے منعقد کئے گئے ممباسہ میں ۲۵ اپریل ۱۹۴۳ء کو یہ جلسہ کیا گیا۔ جلسہ کا اعلان مقامی اخبارات کے علاوہ ہینڈ بل کے ذریعہ بھی کیا گیا۔ جس پر مقامی غیر مسلم اور مسلم معززین کے دستخط تھے حاضرین میں ہندو و سکھ۔ بوہرے۔ اسمٰعیلی و اثنا عشری شیعہ تھے۔ افتتاحی تقریر میں آنریبل مسٹر پارو ممبر کینیا لیجسلیٹو کونسل نے کہا۔ کہ یہ جلسے جو نہائت ہی مفید اور آپس میں اتحاد کا موجب ہیں۔ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کے تجویز کردہ ہیں۔ اور یہ کہ میں ایسے جلسہ کی صدارت کو اپنے لئے بہت بڑی عزت کا باعث سمجھتا ہوں۔ اس کے بعد گیانی بلونت سنگھ صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تقدس تعلق باللہ اور آپ کی دعاؤں کی دلکشی کا ذکر کیا۔ آنریبل مسٹر اے۔ بی پٹیل نے گجراتی میں تقریر کی۔ جس کا موضوع "اسلام کا پیغام" تھا۔ آپ نے پُر زور لہجہ میں اس الزام کی تردید کی۔ کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ اور ثابت کیا۔ کہ اسلام کا پیغام رواداری امن اور صلح کا تھا۔ شریف جعفر دیوجی صاحب نے جو شیعوں کے بڑے عالم اور اعلیٰ مقرر ہیں اپنی تقریر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جنگوں کے متعلق بتایا۔ کہ وہ دفاعی تھیں۔ قاضی عبد السلام صاحب بھٹی احمدی مقرر نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیریکٹر کے اعلیٰ کمال کو پیش کر کے بتایا کہ آپ نے خونخوار دشمنوں کے ساتھ سلوک کرنے وقت انصاف مروت و احسان اور پابندی عہد کو ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ پھر مسٹر پی۔ ڈی ماسٹر نے جو تھیوسوفی خیال کے ہیں گجراتی زبان میں تقریر کی۔ اور اسلام کی چند نمایاں خوبیوں کو پیش کیا۔ جلسہ کی کامیابی میں ان کی امداد کا بھی دخل ہے بعد ازاں صدر نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نمونہ کو انسانی زندگی کے ہر حصہ کے لئے بیان کیا۔ اور مقررین کی تقریروں کا خلاصہ بیان کر کے جلسہ کو برخاست کیا۔ الحمد للہ کہ یہ جلسہ نہائت خیر و خوبی سے ہوا۔ اور نمایاں طور پر کامیاب رہا۔ اس جلسہ کے انتظامات کے لئے قاضی عبد السلام صاحب اور دیگر نوجوان احمدیوں نے نہائت اخلاص و محنت سے کام کیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

نیروبی میں سیرت النبی کا جلسہ ۳۱ مئی ۱۹۴۳ء کو پٹیل برادر ہڈ میں منایا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ ایک لمبے عرصہ کے بعد اس جلسہ میں مقامی غیر احمدیوں کے شریف طبقہ نے خاص طور پر حصہ لیا۔ جلسہ کے اشتہار پر غیر مسلم اور غیر احمدی معززین نے دستخط کئے۔ پھر جلسہ میں تقریریں بھی کیں۔ اور سننے کے لئے بھی معقول تعداد میں تشریف لائے۔ مقامی مخالفین نے پھر اس موقعہ پر لوگوں کو جلسہ میں شریک ہونے سے روکنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ اشتہار شائع کئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو نامراد رکھا۔ تقریر کرنے والے اصحاب خواجہ شمس دین صاحب ممبر لیجسلیٹو کونسل مسٹر ورما۔ سردار میلہ سنگھ اور چودہری محمد شریف صاحب سیکرٹری تبلیغ تھے۔ مسٹر گاندھی نے عقیدت سے لبریز نظم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح میں پڑھی۔ اور مقررین کی تقریریں بھی نہائت عمدہ مناسب اور مخلصانہ تھیں۔ جلسہ کی صدارت آنریبل مسٹر ایس۔ جی این پارایٹ لارے کی۔

مسجد احمدیہ ٹبورا کے سلسلہ میں وقار عمل

عرصہ زیر رپورٹ میں مسجد کے بقیہ کام کے لئے مزید پتھروں کی ضرورت پیدا ہو گئی۔ اور افریقن احمدی مرد و عورتوں نے دو دن وقار عمل منایا۔ اور پتھروں کو پہاڑ سے توڑا اور جمع کیا اور لاریوں میں ڈالا۔ مناروں کی تعمیر کا کام شروع کیا گیا۔ چار منارے بفضل خدا تیار ہو چکے ہیں۔ پانی کا پائپ لگوانے کے لئے ۳۰۰ فٹ لمبی نالی احمدی مردوں اور عورتوں نے کھود کر تیار کی۔ اور مسجد

کے اخراجات کے لئے احمدی احباب ٹبورا نے مزید ایک ایک ماہ کی آمد عطا کی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ میں مسجد کے کاموں کے سلسلہ میں عرصہ زیر رپورٹ میں سے ڈیڑھ ماہ بے حد مصروف رہا۔

افریقن مبلغین کا کام

عرصہ زیر رپورٹ میں خدا تعالےٰ کے فضل و رحم کے ساتھ تین افریقن مبلغین کو ٹبورا کے اردگرد کے علاقہ میں تبلیغ کے لئے روانہ کیا گیا۔ ہر ایک کا مختصر کام درج ذیل ہے (۱) احمد سانسا صاحب انہوں نے ٹبورہ سے گگومہ لائن کی طرف a. Bihamuramulo تک دورہ کیا۔ جاتے ہوئے ٹرین میں اور آتے ہوئے ٹبورا تک پیدل سفر کیا۔ جو تقریباً ۱۲۵ میل ہوتا ہے راستہ میں ہر ایک گاؤں میں کہیں ایک دن اور کہیں دو دن ٹھہر کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی خبر اور افریقن لوگوں کو اور افریقن سلطانوں اور چیفس کو دیتے رہے۔ سواحیلی اشتہارات سواحیلی کتب نماز اور دیگر اسلامی مسائل کی فروخت و تقسیم کی۔ ایک عیسائی سے مناظرہ کیا۔ اور ایک ماہ پورا تبلیغ میں صرف کیا۔ (۲) شیخ صالح صاحب ٹبورا سے کہامہ ایک ہفتہ کے لئے گئے۔ وہاں کے عربوں اور افریقنوں میں عربی و سواحیلی اشتہارات تقسیم کئے۔ اور زبانی تبلیغ بھی کی۔

(۳) معلم مسعودی ٹبورہ سے شنیانگا کے علاقہ میں گئے۔ اور وہاں دس دن کے قریب اردگرد کے دیہات میں سواحیلی تبلیغی اشتہارات سواحیلی کتب نماز و کتاب الاسلام تقسیم کیں اور فروخت کیں۔ بعض سلطانوں کو بھی ملے۔ اور تبلیغ کی۔ اللہ تعالےٰ بابرکت نتائج پیدا کرے۔ آمین۔ اس سلسلہ کو مزید وسعت دینے کے لئے کوشش میں ہوں۔ وباللہ التوفیق

خطبات جمعہ اور درس و تدریس

عرصہ زیر رپورٹ میں قیام ٹبورا میں اپریل سے لے کر نصف مئی تک بعد نماز مغرب اسلامی اصول کی فلاسفی کا درس بزبان سواحیلی دیتا رہا۔ گاہے گاہے ہندوستانی احمدیوں کے لئے تفسیر کبیر کا درس دیا جاتا رہا۔ نیروبی۔ کمپالہ، دارالسلام کی جماعتوں میں مقررہ دنوں میں درس کا سلسلہ باقاعدہ جاری رہا۔

اس عرصہ میں مندرجہ ذیل مضامین پر خطبات جمعہ پڑھے گئے۔ (۱) نیکی میں سابقت (۲) قربانی (۳) سیرت مسیح موعود علیہ السلام (۴) اطاعت امیر (۵) کیفیت و کمیت میں احمدیت کی ترقی کے لئے کوشش (۶) تمدن اسلام کو اختیار کرنے کی تلقین (۷) انبیاء کی جماعتوں کی ابتدائی حالت اور خدا تعالےٰ کی نصرت (۸) ایمان بین الرجاء والخوف۔ ان میں سے دو خطبے کمپالہ (یوگنڈا) میں اور باقی ٹبورا میں پڑھے گئے۔

ٹبورا سے کمپالہ

۱۵ر مئی کو خاکسار ٹبورا سے کمپالہ کے لئے روانہ ہوا۔ گزشتہ دو سال سے میں بوجہ دیگر مصروفیات کے کمپالہ نہیں جا سکا تھا۔ اب قدرے موقعہ مل گیا۔ ٹبورا سے موانزہ تک ٹرین میں اور مختلف سٹیشنوں پر سواحیلی کا لٹریچر تقسیم کرتا آیا۔ موانزہ پہنچ کر جہاز کی انتظار کی۔ اور دوسرے دن Bukoba کے لئے روانہ ہوا۔ یہاں چند گھنٹے جہاز ٹھہرا۔ اور شہر میں جا کر کافی تعداد میں عربی و سواحیلی اشتہارات مارکیٹ میں اور بازاروں میں تقسیم کئے۔ یہاں کے مسلمان ایک مسجد بنانے لگے ہیں۔ ان کو دس شلنگ کی امداد بھی دی۔ اگلے دن کمپالہ پہنچ گیا۔ یہاں آخر ماہ تک قیام کیا۔ اور میکریرے کالج کے پرنسپل اور بعض افریقن کالجیٹس اور پروفیسروں سے ملکر انہیں تبلیغ کی۔ بعض افریقن تعلیم یافتہ و معزز طبقہ کو انگریزی کی کتب دیں۔ میکریرے کالج میں ایک لائبریری ہے۔ اس میں اسلام کے متعلق صرف پانچ کتابیں ہیں۔ جن میں سے تین غیر مسلموں کی ایک مولوی محمد علی صاحب کی۔ اور اسلامی اصول کی فلاسفی مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ اس دورہ میں تحفہ ویلز اور اسلام و غلامی وغیرہ انگریزی کتب لائبریری کے لئے دی گئیں اور بعض دیگر کتب بھجوانے کا انتظام کر رہا ہوں۔ بعض غیر احمدی مسلمانوں کو مل کر انہیں سلسلہ کی تبلیغ کی گئی۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا خطبہ مطالعہ کے لئے دیا گیا۔ محترمی ڈاکٹر لعل دین احمد صاحب نے تین سو شلنگ سالانہ دینے کا وعدہ کیا ہے تا اس رقم سے احمدیت و اسلام کا لٹریچر انگریزی و دیگر زبانوں کا اس علاقہ میں تقسیم کیا جا سکے۔ چنانچہ بعض مفید اشتہارات و کتب کے منگوانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ احباب ڈاکٹر صاحب کی صحت و ترقی کے لئے دعا کریں۔ قیام کمپالہ میں جماعت کے حسابات کی بھی پڑتال کی۔ جنجہ کے احمدیوں کو بھی ملا۔ اور بعض دیگر امور بھی انجام دئے گئے۔ مسجد ٹبورا کے اخراجات کے لئے احباب کمپالہ نے بھی مزید چندہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔

ملاقاتیں

عرصہ زیر رپورٹ میں ٹبورا اور کمپالہ کے قیام میں ۴۰ ملاقاتیں کی گئیں۔ جن میں کالجوں اور سکولوں کے اساتذہ، حکام اور مختلف اقوام کے معززین شامل ہیں۔ ان ملاقاتوں کے ذریعہ بعض ضروری امور سلسلہ کے مفاد کی خاطر انجام دئے گئے۔ بعض ملاقاتیں خالصۃً تبلیغی تھیں۔ جن میں دنیا پر مصائب آنے کے اسباب۔ مسیح کے کفارہ ہو جانے اور ان کے کشمیر جانے۔ اسلامی تمدن۔ غلاموں کے متعلق اسلام کی تعلیم اور احمدیت کے مسائل خصوصی کو بیان کیا گیا۔ اس کے علاوہ ایک تقریر "شریعت اور قومی رواج" کے موضوع پر کی گئی۔ بعض لوگ اپنے قومی رواج کو شریعت کا حصہ خیال کرتے ہیں انہیں سمجھایا گیا۔

نئے احمدی

عرصہ زیر رپورٹ میں ایک افریقن شیخ جو تعلیم یافتہ اور صاحب اثر ہے ایک عرصہ تک زنجبار میں بھی رہا ہے اور دارالسلام میں دینی کتب کے درس و تدریس کا شغل ہمیشہ جاری رکھا ہے اور عربی زبان سے بھی واقف ہے۔ خدا تعالیٰ کی توفیق سے بعد مطالعہ سواحیلی و عربی لٹریچر اس عرصہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تحریری بیعت کر کے جماعت میں داخل ہوئے ہیں۔ احباب انکی اور دیگر افریقن احمدیوں کی استقامت و اخلاص میں ترقی کیلئے دعا کریں۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے اس ملک کو اپنے نور سے منور کرے اور مسیح موعود علیہ السلام کے دامن سے وابستہ ہونے کی انہیں توفیق دے۔ آمین۔

خاکسار ان دنوں نیروبی میں ہے۔ اور کچھ عرصہ کے بعد دیگر شہروں کا دورہ کرتا ہوا ٹبورہ واپس جاؤں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ میری روحانی و دینی ترقی کے لئے احباب دعاؤں سے امداد کر کے ممنون فرماویں۔ والسلام۔ خاکسار مبارک احمد عفی عنہ مبلغ مشرقی افریقہ۔ حال وارد نیروبی۔

تشخیص بجٹ سال ۱۳۲۲-۲۳ ہش کے متعلق ضروری اعلان

اخبار الفضل ۲۱ مئی، ۱۲ر جون اور ۲۳ر جون ۴۳ء میں تین بار یہ اعلان کرایا جا چکا ہے کہ عہدیداران جماعت اپنی اپنی جماعت کا بجٹ تشخیص کر کے جلد از جلد بھجوائیں۔ افسوس ہے کہ ابھی تک صرف بہت تھوڑی جماعتوں نے بجٹ تشخیص کر کے بھجوائے ہیں۔ جہاں ان جماعتوں کے عہدیداروں کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ وہاں دوسری جماعتوں کے عہدہ داروں کی خدمت میں التماس ہے کہ فوری توجہ کر کے اپنی اپنی جماعت کا بجٹ فارم تشخیص کروا کر جلد بھجوا دیں۔

یہ امر بھی احباب کرام کے ذہن نشین کرا دینا مناسب ہے کہ کاغذ کی گرانی کی وجہ سے یہ تجویز کی گئی ہے کہ بجٹ فارم کے ایک ایک خانہ میں دو دو نام درج کئے جائیں تاکہ فارم کم خرچ ہوں نیز انسپکٹر صاحبان بیت المال کی اطلاع کیلئے لکھا جاتا ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ کے بجٹ فارموں [illegible]

اک نشان کافی ہے گر دل میں ہے خوفِ کردگار

ہدایت کے حصول کے بیسیوں طریق ہیں۔ دنیا میں جس طرح اللہ تعالیٰ نے طبائع مختلف بنائی ہیں۔ اسی کے مطابق طبائع انسانی پر مختلف رنگوں میں اثر کرنے والے حالات۔ مشاہدات۔ کیفیات اور معجزات وغیرہ بھی مختلف ہی بناتے ہیں۔ ایک دلیل اگر ایک شخص کے لئے ہدایت کا موجب ہوتی ہے تو دوسرا شخص کسی اور دلیل کو اپنے لئے زیادہ اطمینان کا موجب قرار دیتا ہے۔ لیکن باوجود ان تمام سامانوں کے اور باوجود ان تمام قسم کے اسباب کی موجودگی کے پھر بھی کسی نبی کی شناخت کے لئے یا اپنے اندر کسی اہم روحانی تبدیلی کے پیدا کرنے کے لئے ایک چیز کی ضرورت ہے۔ اور وہ ایسی چیز ہے کہ خواہ کوئی شخص کیسی ہی طبیعت کا مالک کیوں نہ ہو اگر اپنے اندر وہ خاصیت پیدا نہیں کرے گا تو ہدایت سے محروم رہ جائے گا۔ اور وہ چیز تعصب سے دل کا خالی ہونا ہے۔ تعصب ایسی بری چیز ہے کہ عقلمند سے عقلمند انسان کو اندھا کر دیتی ہے۔ بعض اچھے سمجھدار لوگوں سے میں نے یہ سنا ہے کہ "اگر خدا بھی ہمیں آکر کہے کہ مرزا صاحب سچے ہیں تب بھی ہم نہیں ایمان لائیں گے"! اب ایسے لوگوں کا کیا علاج ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اگر کوئی معلوم کرنا چاہے۔ تو ایسے بیسیوں نہیں سینکڑوں شواہد ملیں گے۔ جن سے حضور کی صاف باطنی۔ راستبازی۔ تقویٰ اور صداقت پر کافی سے زیادہ روشنی پڑ سکیگی حضور کو بعض الہامات انگریزی زبان میں بھی ہوئے اور یہ ظاہر ہے کہ آپ انگریزی بالکل نہ جانتے تھے۔ اب ایسے حالات میں اگر آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام نہیں ہوتا تھا تو کونسی طاقت تھی جو صحیح رنگ میں آپ کی راہنمائی کرتی تھی۔ کیا ایک عقلمند کے لئے سوچنے کا مقام نہیں ؟

پھر ان انگریزی الہامات کو جانے دو۔ آپ کو عربی اور اردو زبان کے بعض الہامات ایسے رنگ میں ہوئے کہ آپ نے اُن کی حقیقت سے ناواقفیت کا اظہار کیا۔ بعض کی حقیقت ابھی تک منکشف نہیں ہوئی لیکن بہت سے اُن میں سے ایسے ہیں کہ وقت آنے پر ان کے معنے ایسے کھلے کہ تمام مخالفین انگشت بدنداں رہ گئے۔ کیا یہ کسی انسان کی اختراع ہو سکتی ہے۔ نہیں۔ بلکہ یہ سب کام ایک غیبی ہاتھ کر رہا تھا۔ سوچنے والوں کے لئے اس میں بھی ایک نشان مخفی ہے۔

ان امور کے علاوہ ایک اور چیز ہے۔ جو کسی متلاشی حق کے لئے موجب ہدایت ہو سکتی ہے۔ اور وہ یہ کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے متعلق بعض ایسی باتیں تحریر فرمائی ہیں۔ جن کی ظاہری صورت کا گستاخ دشمن مضحکہ اڑا سکتا ہے۔ مثلاً حیض اور دردِ زہ وغیرہ کے متعلق آپ نے جو تحریر فرمایا ہے۔ اگر آپ چاہتے تو نہ لکھتے۔ پھر آپ کے کئی الہامات ہیں۔ جن کی ظاہری صورت پر دشمن ہنسی اڑا سکتا ہے اور بعض گستاخ اڑاتے بھی ہیں۔ لیکن پھر بھی آپ کی پاک باطنی ملاحظہ ہو۔ کہ خدا تعالیٰ کے الہام کو مخفی رکھنا آپ کو گوارا نہ تھا۔ خواہ اسکی اشاعت دشمنوں کی جھوٹی خوشی کا موجب کیوں نہ ہو۔ کیا آپ کی صداقت اور راستبازی کو پرکھنے کے لئے یہ کوئی کم دلیل ہے ؟

پھر اعتقادات میں غور سے دیکھیں۔ تو پھر بھی یہ حقیقت واضح ہو جائے گی۔ کہ آپ نے بناوٹ سے کوئی کام نہیں کیا۔ اگر آپ کے پیش نظر کوئی سکیم تھی تو پہلے پہل آپ نے حیاتِ مسیح کا عقیدہ کیوں بیان کرنا تھا۔ اگر آپ کی طبیعت میں خدا نخواستہ کوئی کھوٹ ہوتا تو ایسی غلطی کس طرح سرزد ہو سکتی تھی۔ غرض ایک نہیں سینکڑوں ایسی مثالیں اور واقعات ہمارے سامنے ہیں۔ جن سے انسان ہدایت کے میٹھے چشمہ تک پہنچکر اپنے آپ کو سیراب کر سکتا ہے۔ مگر ایک شرط ہے۔ جسکو میں نے ابتداء میں بیان کیا ہے۔ اور حضور اپنے منظوم کلام میں خود بھی فرما گئے ہیں سہ

صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوفِ کردگار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کو جس پہلو سے بھی دیکھا جائے۔ کوئی نہ کوئی ایسی چیز ضرور مل جاتی ہے جو آپ کی صداقت اور پاک باطنی کو روز روشن کی طرح واضح اور آشکار کر دینے والی ہوتی ہے

دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ اولاد انسان کو بڑی عزیز ہوتی ہے۔ انسان اپنے آپکو تکلیف میں ڈالنا برداشت کرے گا۔ مگر حتی الوسع اپنی اولاد کو دکھ میں نہیں دیکھ سکتا یہ ایک حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ اس اصل کو اپنے ذہن میں رکھ کر جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس دعا کو جو آپ نے اپنی اولاد کے متعلق کی ہے غور کرتے ہیں۔ تو وہ بھی آپکی صداقت کو واضح کرتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں سہ

وہ دے سب اُنکو جو مجھ کو دیا ہے

کہ اے خدا تو وہ ساری نعمتیں جو مجھے دی ہیں میری اولاد کو بھی دے۔ یہ ایک ایسی دعا ہے جو جھوٹا یا دغا باز شخص کبھی بھی اپنے منہ سے نہیں نکال سکتا۔ اپنے متعلق وہ جو چاہے کرے۔ مگر اپنی اولاد کے متعلق ایسے کلمات کہنے سے وہ ہمیشہ پہلو تہی کرے گا۔ پس ان الفاظ اور دعائیہ فقرات کا اس رنگ میں موجود ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ سچے دل سے اس یقین کامل پر تھے کہ آپ پر خدا کی خاص رحمتیں اور برکتیں ہیں۔ اور یہ چیز بھی ایک متلاشی حق کیلئے مشعل راہ کا کام دے سکتی ہے۔ کاش وہ غور کرے ؛

خاکسار قدرت اللہ مجاہد تحریک جدید۔

امرتسر میں عیسائیوں کیلئے تبلیغی جلسے

امرتسر یکم جولائی ۱۹۴۳ء۔ امرتسر میں عیسائی صاحبان نے چند ہفتوں سے لگاتار کچہری روڈ پر لیکچروں کا سلسلہ جاری کر رکھا ہے۔ عوام الناس کی دلچسپی اور توجہ کیلئے تصاویر وغیرہ بھی میجک لینٹرن کے ذریعہ دکھاتے ہیں۔ "الوہیت مسیح"۔ "تثلیث"۔ "کفارہ"۔ "ابن اللہ"۔ "گناہ آدم کے ورثہ میں چلا" وغیرہ وغیرہ عقائد پر پادریوں کے لیکچر ہوتے ہیں۔ اور اسلام پر بھی نکتہ چینی کرتے ہیں۔ بعض حساس مسلمان اِدھر اُدھر مولویوں کے پاس دوڑ دھوپ کرتے رہے۔ کہ عیسائی سوالات کا موقعہ دیتے ہیں۔ آپ تشریف لیجا کر حمایت اسلام کا فرض ادا کریں لیکن مولویوں نے کوئی توجہ نہ کی۔

جماعت احمدیہ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے انکی جلسہ گاہ کے قریب ہی تبلیغی جلسوں کا انتظام کیا۔ پہلا جلسہ ۲۹ر جون بعد نماز مغرب ہوا۔ سید بہاول شاہ صاحب صدر تھے۔ پہلے آپ نے جلسہ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ اسکے بعد ملک محمد مستقیم صاحب بی اے۔ ایل ایل بی کی تقریر "ابطال الوہیت مسیح" کے موضوع پر ہوئی۔ آپ نے انجیل سے ثابت کیا۔ کہ حضرت مسیح خدا۔ یا خدا کا بیٹا نہ تھے۔ بلکہ نہایت پاکباز انسان۔ عبداللہ اور رسول اللہ تھے۔ اس کے بعد مولوی عبدالمالک خانصاحب مبلغ سلسلہ کی تقریر "عیسائیت اور اسلام" کے موضوع پر ہوئی۔ مولوی صاحب کی تقریر کے بعد میاں عطاء اللہ صاحب بی اے۔ ایل ایل بی وکیل نے "رد تثلیث" کے عنوان پر ایک پُر مغز تقریر فرمائی جو بہت دلچسپ تھی۔ اخیر میں صاحب صدر نے اس موضوع پر تقریر کی کہ فاتح مسیح کا مسئلہ عیسائیت کو جڑھ سے اکھاڑ ڈالنے والا ہے۔

دوسرا جلسہ ۳۰ر جون بعد نماز مغرب ہوا۔ جس میں ملک محمد مستقیم صاحب نے "مسیح کی صلیبی موت" کے رد پر تقریر کی۔ اسکے بعد میاں عطاء اللہ صاحب نے عیسائیت کے مایۂ ناز مسئلہ "کفارہ" کے بطلان پر زبردست تقریر کی۔ اخیر میں صاحب صدر سید بہاول شاہ صاحب نے "مسیح کی آمد ثانی" پر تقریر فرمائی اور بتایا کہ مسیح کی آمد ثانی کے نشانات پورے ہو چکے ہیں۔ اور قادیان کی بستی میں حضرت میرزا غلام احمد علیہ السلام "مسیح موعود" ہو کر آ چکے ہیں۔ عیسائی صاحبان کو اگر مسیح سے محبت اور پیار ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہو جائیں ؛ خاکسار غلام حیدر نائب سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ امرتسر ؛

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بنی نوع کیسا اعلیٰ درجہ کا سلوک

عام طور پر دیکھا جاتا ہے۔ کہ جب کسی کا بچہ کوئی نامناسب حرکت کرے۔ تو وہ اس سے زیادہ سختی سے پیش نہیں آتا۔ اور نرم الفاظ میں اسے سمجھانے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن جب وہی حرکت کسی غیر کا بچہ کرے۔ تو وہ سخت برافروختہ ہوتا ہے۔ اور آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ اور اس کے والدین اور رشتہ داروں کو طعن وتشنیع شروع کر دیتا ہے۔ حالانکہ اسلام کا حکم یہ ہے۔ کہ بنی نوع سے اعلیٰ درجہ کے سلوک سے پیش آیا جائے۔ جس طرح انسان اپنے بچوں۔ بیوی اور قریبی رشتہ داروں سے اچھے سلوک سے پیش آتا ہے۔ اسی طرح اُسے باقی انسانوں سے پیش آنا چاہیئے۔ یہ وہ اعلیٰ درجہ کا خلق ہے۔ کہ بہت کم لوگ اس کے مطابق عمل کرتے ہیں۔

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عمل اس بارہ میں بھی نہایت اعلیٰ درجہ کا نمونہ رکھتا ہے۔ آپؐ کے زمانہ میں ایک اعرابی مسجد نبوی میں آیا۔ اور پیشاب کرنے لگا۔ صحابہ یہ دیکھکر کہ مسجد میں پیشاب کیا جا رہا ہے۔ نہایت غصہ سے اعرابی کی طرف لپکے۔ اور اُسے ڈانٹا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو منع کیا۔ اور فرمایا۔ اسے پیشاب کر لینے دو۔ جب وہ شخص پیشاب کر چکا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے بلایا۔ اور نصیحت کی۔ کہ مسجد پیشاب کی جگہ نہیں۔ اس میں تو خدا کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اور عبادت بجالائی جاتی ہے۔ اُسے نصیحت فرما کر صحابہ کو ارشاد فرمایا۔ کہ پیشاب پر پانی کے ڈول بہا دیئے جاویں۔ تاکہ صفائی ہو جاوے۔

یہ واقعہ تو آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے کا ہے۔ اور اس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد بھی موجود ہے۔ آج بھی اگر کوئی شخص مسجد میں ایسی حرکت کرے۔ تو ہم میں سے ہر شخص پیشاب کرنے والے پر اسی طرح لپکے گا۔ جس طرح اعرابی پر صحابہ لپکے تھے۔ لیکن اگر ہم میں سے کسی کا بچہ اگر ایسی حرکت کرے۔ تو ہمیں وہ غصہ نہیں آئے گا۔ بلکہ ناراض ہونے والوں پر غصہ آئے گا۔ کہ ان کو کیا ہو گیا ہے۔ بچہ تھا۔ اگر پیشاب کر دیا تو سمجھانے پر ایسا نہ کرے گا۔ مگر قربان جائیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ وہ بات جو ہر ماں اور باپ اپنے بچوں کے لئے روا رکھتے ہیں۔ آپؐ تمام بنی نوع انسان سے وہ سلوک کرتے ہیں۔

اعرابی سے ایتاء ذی القربیٰ کا یہ سلوک جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اس سے ثابت ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام تمام بنی نوع انسان کو اپنے بچوں کی طرح سمجھتے ہیں۔ اور اُن سے ایسی ہی محبت اور سلوک سے پیش آتے ہیں۔ جیسے اپنے بچوں سے۔

لمثل ھذا فلیعمل العاملون۔

(خاکسار قمرالدین مولوی فاضل قادیان)

اخبار و افکار

اتحادی طاقت

جنگ کے ابتدائی تین سالوں میں

محوریوں کو بلاشبہ اتحادیوں پر بری اور ہوائی طاقت کے لحاظ سے تفوق حاصل رہا۔ لیکن اسوقت پانسا پلٹ چکا ہے۔ اور ہٹلر کو لینے کے دینے پڑ رہے ہیں۔ جرمنی۔ جرمنی کے مقبوضہ علاقوں اور اٹلی کے شہروں پر اب بے بہا بم کی پڑ رہی ہیں۔ اتحادی ہوائی تاخت کا بڑا مقصد یہ ہے کہ محوریوں کے جنگی سامان کی تیاری کی جو رفتار ہے۔ اس میں رکاوٹ ڈال جائے۔ ان ہوائی حملوں سے فتح کے متعلق بڑی بڑی توقعات وابستہ کرنا درست نہیں۔ مگر یہ اس آنے والی فتح میں بہت حد تک ممد ضرور ہیں۔ بری حملہ کی ساعت بھی قریب آ رہی ہے۔ اور جیسا کہ مسٹر چرچل نے کہا ہے۔ آئندہ موسم خزاں سے قبل حملہ و اقدام شروع ہو چکا ہوگا۔ اسوقت اتحادیوں کی حربی طاقت اور جنگی سامان کی جو کیفیت ہے۔ اور جیسے "سویٹ وار نیوز" نے شائع کیا ہے۔ اختصار کے ساتھ یہاں درج کی جاتی ہے:۔

سپاہی:۔ یورپ میں قائم ہونیوالے میدانِ جنگ کے لئے برطانوی ایمپائر کے پچیس لاکھ سے تیس لاکھ تک آدمی فارغ ہوں گے۔ صوبجات متحدہ امریکہ کے پندرہ لاکھ سے بیس لاکھ تک۔

ٹینک:۔ برطانیہ: دو ہزار ماہوار۔ کینیڈا: پانچ سو۔ صوبجات متحدہ امریکہ: تین ہزار (اس کے مقابلہ میں جرمنی اور اس کے حلیفوں کی کل پیداوار تین ہزار ماہوار ہے)

توپ و تفنگ:۔ برطانیہ: تین ہزار ماہوار۔ کینیڈا: ایک ہزار۔ صوبجات متحدہ امریکہ چھ ہزار۔ دشمن: چار ہزار۔

ہوائی جہاز:۔ برطانیہ۔ کینیڈا۔ اور صوبجات متحدہ امریکہ کی مجموعی پیداوار دس ہزار سے گیارہ ہزار ماہوار تک ہے۔ دشمن: چار ہزار۔

بحری جہاز:۔ برطانیہ اور کینیڈا: تیس لاکھ سے پینتیس لاکھ ٹن سالانہ۔ صوبجات متحدہ امریکہ میں گذشتہ سال اسی لاکھ ٹن کے جہاز تیار کئے گئے۔ اور اس سال ماہوار پیداوار دس لاکھ آٹھ سو ٹن سے اُوپر جا رہی ہے۔

جزائر سلیمان

جنرل میکارتھر نے بحر الکاہل میں جاپان کے خلاف نیا اقدام شروع کیا ہے۔ اس کے متعلق آنے والی تازہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جزائر نیو جارجیا اور رنڈووا پر امریکی فوجیں اتر آئی ہیں۔ جزائر نیو جارجیا اور رنڈووا جزائر سلیمان کے گروپ میں شامل ہیں۔ یہ مجمع الجزائر نیوگنی سے پانچ سو میل مشرق کی جانب واقع ہے تمام جزیرے شرقاً غرباً دو متوازی زنجیروں کی شکل میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ان میں سے کچھ جزیرے بڑے ہیں جو ۹۰ سے ۱۱۰ میل لمبے اور بیس سے تیس میل چوڑے ہیں۔ تمام جزائر کا مجموعی رقبہ پندرہ ہزار مربع میل ہے۔ آتش فشاں پہاڑ قریباً ہر جزیرہ میں موجود ہیں گو بہت سے اب خاموش ہو چکے ہیں۔ یہاں بارش کثرت سے ہوتی ہے۔ چنانچہ پہاڑی علاقوں پر بارش کا اندازہ چار سو سے پانچسو انچ سالانہ تک لگایا گیا ہے۔ ساحل پر سالانہ بارش ۱۵۰ انچ کے قریب ہوتی ہے۔ آب و ہوا سخت مرطوب ہے۔ اور ٹمپریچر بالعموم ۷۵° اور ۹۵° فارن ہیٹ کے درمیان رہتا ہے۔

یہاں کے باشندے بہت سے قبائل میں منقسم ہیں۔ جن کی آپس میں جنگ مسلسل جاری رہتی ہے۔ لوگ بالعموم وحشی اور مردم خور ہیں۔ اور بالکل وحشیانہ

وی۔پی وصول کرنا اخلاقی فرض ہے امید ہے احباب اسے فراموش نہیں کرینگے؟

25

زندگی بسر کرتے ہیں۔
ان کا مذہب ایک رنگ کی آبار پرستی پر مشتمل ہے۔
یہ جزیرے سب سے پہلے ایک ہسپانوی جہاز ران نے ۱۵۶۷ء میں دریافت کئے تھے۔ اس کے بعد قریباً دوسو سال تک بیرونی دنیا سے غائب رہے۔ اور ۱۷۶۷-۸۸ء میں دوبارہ بعض یورپین جہاز رانوں نے انہیں دریافت کیا ۔

نظارت بیت المال کے اعلانات

۱۔ چونکہ بعض دوست بوجہ ناواقفیت چندہ عام یا حصہ آمد ادا کرتے وقت اپنی آمد سے انکم ٹیکس کی طرح پراویڈنٹ فنڈ کی وضع شدہ رقم کو بھی منہا کر کے چندہ ادا کرتے ہیں۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا جملہ احباب جماعت کو عموماً اور سکرٹریان مال کو خصوصاً مطلع کیا جاتا ہے کہ بروئے فیصلہ مجلس مشاورت سال ۱۹۳۵ء چندہ کا حساب کرنے کے لئے پراویڈنٹ فنڈ کی رقم کو آمد سے وضع نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ اس پر بھی چندہ لیا جائیگا۔ ہاں جب وہ روپیہ ملازم کو واپس ملیگا۔ تو اسوقت اس وضع شدہ رقم پر دوبارہ چندہ نہیں لیا جائیگا۔ لیکن محکمہ کی طرف سے جو رقم ملیگی۔ اس پر چندہ لیا جائے گا۔

۲۔ الفضل کے گذشتہ دو پرچوں میں اعلان کیا گیا تھا کہ تمام جماعتیں ایسے مناسب اصحاب کو جو حسابدان ہوں اور صدر انجمن کے مالی قواعد و ضوابط سے واقف آڈیٹر منتخب کر کے منظوری حاصل کر لیں۔ اور ہر مہینے اُن سے حسابات کی پڑتال کرا کر نظارت ہذا میں رپورٹ کیا کریں۔ جسمیں علاوہ آمد و خرچ کے بقایا داران کی فہرست بھی دیجائے۔ (ناظر بیت المال)

تلاش گمشدہ

لالہ منگت رام صاحب بجاج سری ہرگوبندپور ضلع گورداسپور کا لڑکا رام دیو عرف کندن لال ۱۱ اپریل ۱۹۴۳ء سے گھر سے جاکر واپس نہیں آیا۔ اگر کسی دوست کو ملجائے تو براہ مہربانی لالہ منگت رام صاحب کو اطلاع دیں۔ یکصد روپیہ بطور نذرانہ دیا جائیگا۔
حلیہ حسب ذیل ہے
عمر ۲۲ سال، رنگ قدرے گورا، دائیں ہاتھ کی انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی ناخن کے حصہ سے برابر کٹی ہوئی ہے۔ قد ۵ فٹ ۶ انچ تقریباً آنکھیں موٹی ۔

احباب کی خدمت میں ضروری اطلاع

الفضل کے بعض خریدار اصحاب اس خیال سے کہ وی۔پی کے زائد اور غیر ضروری خرچ سے بچ جائیں۔ دفتر کو یہ ہدایت دے دیتے ہیں کہ ان کے نام وی۔پی ارسال نہ کیا جائے وہ چندہ خود بروقت ادا کر دینگے۔ ہمیں افسوس ہے کہ ایسے اصحاب میں سے بہت کم ہیں جو از خود بروقت چندہ کی ادائیگی کرتے ہیں۔ بیشتر اصحاب کئی کئی ماہ خاموش رہتے ہیں۔ اور ہم جب انتظار کے بعد وی۔پی ارسال کرتے ہیں۔ تو پھر وہ گلہ شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ بات بالکل خلاف اصول ہے۔ جو دوست ہمیں وی۔پی کے ذریعہ چندہ وصول کرنے کی ممانعت کر دیتے ہیں۔ ان کا یہ فرض ہے کہ بروقت بذریعہ منی آرڈر چندہ ارسال کر دیں۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو اپنے فرض سے کوتاہی کرتے ہیں۔

ہم تمام ایسے دوستوں کی آگاہی کیلئے اعلان کرتے ہیں کہ وی۔پی کے متعلق تحریری یا زبانی ممانعت کر دینا کافی نہیں۔ ہمیں بروقت رقم ملنی ضروری ہے۔ اُمید ہے متعلقہ احباب اس نہایت ضروری امر کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں گے۔

(مینیجر)

مشرق و مغرب کی تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

شملہ ۳ر جولائی۔ بعض اخباروں میں اس قسم کی خبریں شائع ہوئی ہیں۔ کہ وزارت پنجاب میں کچھ تبدیلیاں ہونے والی ہیں۔ یا کچھ ردو بدل ہونے والا ہے۔ یا وزارت کے ارکان کی تعداد بڑھائی جانے والی ہے۔ یا یونینسٹ پارٹی ٹوٹنے والی ہے۔ اس سلسلے میں ایسوسی ایٹڈ پریس کو مطلع کیا گیا ہے۔ کہ مندرجہ بالا اطلاعات میں ذرہ بھر بھی صداقت نہیں۔ بعض اخباروں میں یہ بھی خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ ملتان ڈویژن سے تعلق رکھنے والے ارکان میجر شوکت حیات خان یا مسٹر ممتاز دولتانہ کی قیادت میں ایک جداگانہ پارٹی بنا رہے ہیں۔ مگر میجر شوکت حیات خان اور مسٹر دولتانہ نے صاف طور پر کہہ دیا ہے۔ کہ انہیں اس چیز کا مطلقاً علم نہیں۔

لنڈن ۳ر جولائی۔ سیام سے اعلان ہوا ہے۔ کہ ریاست ہائے شان میں سیام کا گورنر مقرر کیا جائے گا۔ یہ گورنر ایک فوجی افسر ہوگا۔ اس نئے صوبے کی فوج بھی اسی کے ماتحت ہوگی۔ اس اعلان سے پتہ چلتا ہے۔ کہ ریاست ہائے شان کو سیام کے حوالے کر دیا گیا ہے۔

نیویارک ۲ر جولائی۔ فرانس میں عورتیں ہوائی چھتریوں اور ٹرانسپورٹ ہوائی جہازوں کے ذریعہ سے رات کی تاریکی میں اتاری جا رہی ہیں۔ اکثر آب دوزوں سے فرانس کے غیر معلوم ساحلی علاقوں پر اتاری گئی ہیں۔ وہ فرانس میں وہاں کے چھاپہ ماردستوں اور خفیہ انجمنوں کے ساتھ مل کر فرانس کی آزادی کے لئے لڑائی لڑ رہی ہیں۔

لنڈن ۳ جولائی۔ شمالی افریقہ کے اتحادی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ برطانی ہوائی بیڑے کا کمانڈر بسٹن پیپے ڈوسا کا گورنر بنایا گیا ہے۔ اور امریکن فوج کے بریگیڈیر جنرل سٹرک لینڈ پینٹے لیریا کے گورنر بنائے گئے ہیں۔

واشنگٹن ۳ر جولائی۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے کریڈٹ کارپوریشن بل جسے کانگرس نے پاس کیا تھا۔ اپنے خاص اختیارات سے مسترد کر دیا ہے۔ اور ایک پیغام میں لکھا ہے۔ کہ یہ بل کسانوں کو زیادہ خوراک پیدا کرنے سے روکے گا۔ اور ہمارے اخراجات زندگی کو اضافہ سے روکنا ناممکن ہو جائے گا اگر یہ قانون نافذ ہو جائے۔ تو اس کے نتیجہ کے طور پر جنگ کے سالانہ اخراجات میں ساڑھے چار ارب ڈالر کا اضافہ ہوگا۔ اور لوگوں کے اخراجات ساڑھے چار ارب بڑھ جائیں گے۔ کانگرس نے پریذیڈنٹ روزویلٹ کے حکم استرداد کو برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔

قاہرہ ۳ر جولائی۔ پولینڈ کی جلاوطن حکومت کے وزیر اعظم نے آج اخبارات کو دو شرطیں بتائیں۔ جن کی بنا پر روس اور پولینڈ کے تعلقات اچھے ہو سکتے ہیں۔ اول ہمارے ڈیڑھ لاکھ مرد عورت قیدی چھوڑ دیئے جائیں۔ دوسرے ۱۹۴۱ء میں سٹالین نے جو مجھ سے وعدہ کیا تھا اس پر عمل کیا جائے۔ تیسرے کرڈنزگ اور پرشیا جنگ سے پہلے پولینڈ میں تھے۔ اور جنگ کے بعد ان پر ہمارا قبضہ ہوگا۔

کراچی ۳ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت سندھ نے سرپلس اجناس کی خرید و فروخت میں پچھلے تین مہینوں میں پچاس لاکھ روپیہ کمایا ہے۔ گورنمنٹ کا خیال ہے۔ کہ ابھی اور منافع ہوگا۔ اور ایک کروڑ روپیہ ہو جائے گا اور یہ روپیہ زمینداروں کے فائدہ پر خرچ کیا جائے گا۔

امرتسر۔ سونا خالص ۴-۸۴ روپے چاندی خالص ۴-۱۲۲ پونڈ ۰-۵۷ روپے

واشنگٹن ۳ر جولائی۔ رائٹر نے خبر دی ہے کہ یوگن ویلی میں جاپانیوں سے ایک بہت بڑی جنگ لڑنے کے لئے امریکہ کے بہت سے جنگی جہازوں نے بحرالکاہل میں زبردست نقل و حرکت شروع کر دی ہے۔ اس امر کا بھاری امکان ہے۔ کہ جاپانی امریکنوں کو آگے بڑھنے سے روکنے کے لئے بحری فوجیں بھیجیں گے۔ متوقع جنگ مڈوے کی لڑائی سے بھی بڑی ہوگی۔ اگر جاپانیوں نے یوگن ویلی کو بحری کارروائیوں سے بچانے کی کوشش کی۔ تو یہ ایک بڑے خطرے کا باعث ہوگی۔ کیونکہ جاپانی بیڑے پر بری اڈوں سے حملے کئے جا سکیں گے۔

واشنگٹن ۴ر جولائی۔ جاپانیوں کے خلاف جنوب مغربی بحرالکاہل میں نئی جنگ کی رہنمائی کیلئے جنرل میکارتھر نیوگنی میں ایک محاذ جنگ پر پہنچ چکے ہیں۔ پرل ہاربر پر حملے کے بعد سے اب تک جنرل میکارتھر کی کمان کے ماتحت جاپانیوں کے ۱۰۳۱ جہاز غرق کئے جا چکے ہیں۔ ان میں تین بڑے جنگی جہاز اور ۲۴ کروزر ہیں۔ اس کے بالمقابل ۱۰۱ امریکن جنگی جہاز ڈوبے جن میں سے بعض خود ڈبوئے گئے تا دشمن کے ہاتھ نہ پڑ سکیں۔

چنکنگ ۴ر جولائی۔ میڈم چیانگ کائی شیک امریکہ سے واپس یہاں پہنچ گئی ہیں۔

دہلی ۴ر جولائی۔ کل امریکن طیاروں نے برما میں منگے کے پل پر زبردست بمباری کی پل کا مشرقی حصہ بالکل برباد کر دیا گیا۔ اور دوسرے حصوں کو نقصان پہنچایا گیا۔

لنڈن ۴ر جولائی۔ انگریزی طیاروں نے جرمنی میں کولون پر بڑے زور کا حملہ کیا۔ اسکے علاوہ ہمبرگ کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ دشمن کے سمندر میں سرنگیں بچھائی گئیں۔ بلجیم۔ فرانس اور ہالینڈ میں بھی دشمن کے ٹھکانوں کو نشانہ بنایا گیا۔ ان حملوں کے بعد ہمارے بیس طیارے واپس نہیں آئے۔ رات کے وقت کولون پر پھر حملہ ہوا۔ اور دشمن نے بڑے زور کا مقابلہ کیا۔ مگر اس کے بہت سے فائٹر برباد کر دیئے گئے۔ اور ۴۵ منٹ تک بموں کی موسلا دھار بارش کی گئی۔ امریکن اڑن قلعوں نے لاماس کی ہوائی فیکٹری۔ اور لاپیلیس میں یو بوٹوں کے کارخانہ پر بڑے زور کا حملہ کیا۔ اور لاپیلیس پر کئی فائٹر مقابلہ پر آئے جن میں سے بہت سے گرائے گئے۔ آٹھ امریکن طیارے بھی واپس نہ آسکے۔ شنبہ کی رات کو سسلی اور سارڈینیا میں دشمن کے چھ اڈوں پر حملے کئے گئے۔ دشمن نے بڑے زور کا مقابلہ کیا۔ اس سے قبل اٹلی پر حملوں کے دوران میں دشمن کے اتنے فائٹر کبھی مقابل پر نہ آئے تھے۔ کئی زور کی جھڑپیں ہوئیں۔ دشمن کے دس فائٹر گرا دیئے گئے۔ اور ہمارے نو کام آئے۔ معلوم ہوا ہے کہ اطالوی سسلی میں بندرگاہ کے گھاٹوں کو خود تباہ کر رہے ہیں۔ جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ یورپ پر اتحادی حملہ سے کس قدر پریشان ہیں۔

لنڈن ۵ر جولائی۔ ہندوستان کے نئے کمانڈر انچیف جنرل آکن لک نے ہندوستانی فوجیوں کے نام ایک پیغام میں کہا کہ دو سال کے بعد پھر مجھے یہ ذمہ واری سونپی گئی ہے لارڈ ویول نے ہندوستانی فوج کو از سرنو ترتیب دیا ہے۔ اور میں ان کے مجوزہ رستہ پر چلنا اپنے لئے فخر سمجھونگا۔ جاپانی سپاہی بڑے مضبوط اور جم کر لڑنے والے ہیں اور اپنے ملک کی خاطر قربانی کرنے کے لئے ہر وقت تیار۔ ہمیں بھی پوری طرح ان کے مقابلہ کے لئے تیار رہنا چاہیئے اور گو اب جاپان کی طرف سے ہندوستان پر حملہ کا خطرہ نہیں۔ تاہم جب تک ہم جاپانیوں کو واپس اسی جگہ نہیں پہنچا دیتے جہاں سے وہ چلے تھے ہمیں چین نہیں آسکتا۔ ہمیں چاہیئے کہ آرام اور ذاتی فائدہ کا خیال بھی کبھی دل میں نہ لائیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ رحمت اللہ خان شاکر